احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 10 نومبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 10 نومبر 2003ء 14 رمضان 1424 ہجری 10 نبوت 1382ہش جلد 53-88 نمبر 257

عزت خاندان سے نہیں تقویٰ سے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ (الحجرات۔آیت 14)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ میں اس وقت برے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں اول سے آخر تک اوامر اور نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے۔ اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔ خلاصۃً یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے۔ ظلم اور خیانت کرتا ہے' وہ وحدت کا دشمن ہے۔ جب تک یہ بدخیال دل سے دور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے۔ اس لئے اس مرحلہ کو سب سے اول رکھا۔

تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابرار کے لئے پہلا انعام شربت کافوری ہے۔ اس شربت کے پینے سے دل برے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے دلوں میں برائیوں اور بدیوں کے لئے تحریک اور جوش پیدا نہیں ہوتا۔ ایک شخص کے دل میں یہ خیال تو آ جاتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں یہاں تک کہ چور کے دل میں بھی یہ خیال آ ہی جاتا ہے مگر جذبۂ دل سے وہ چوری بھی کر ہی لیتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو شربت کافوری پلا دیا جاتا ہے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ان کے دل میں بدی کی تحریک ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ دل برے کاموں سے بیزار اور متنفر ہو جاتا ہے۔ گناہ کی تمام تحریکوں کے مواد دبا دیئے جاتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل کے سوا میسر نہیں آتی۔ جب انسان دعا اور عقد ہمت سے خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے جذبات پر غالب آنے کی سعی کرتا ہے تو پھر یہ سب باتیں فضل الٰہی کو کھینچ لیتی ہیں اور اسے کافوری جام پلایا جاتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کی تبدیلی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں زمرۂ ابدال میں داخل فرماتا ہے۔ اور یہی تبدیلی ہے جو ابدال کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔

یہ بھی عموماً دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے جب اس قسم کی باتوں کو سنتے ہیں تو ان کے دل متاثر ہو جاتے ہیں اور وہ اچھا بھی سمجھتے ہیں۔ لیکن جب اس مجلس سے الگ ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور دوستوں سے ملتے ہیں تو پھر وہی رنگ ان میں آ جاتا ہے اور ان سنی ہوئی باتوں کو یکدم بھول جاتے ہیں اور وہی پہلا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہئے۔ جن صحبتوں اور مجلسوں میں ایسی باتیں پیدا ہوں ان سے الگ ہو جانا ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ان تمام بری باتوں کے اجزاء کا علم ہو۔ کیونکہ طلب شئے کے لئے علم کا ہونا سب سے اول ضروری ہے۔ جب تک کسی چیز کا علم نہ ہو' اسے کیونکر حاصل کر سکتے ہیں؟ قرآن شریف نے بار بار تفصیل دی ہے پس بار بار قرآن شریف کو پڑھو۔ اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے۔ اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے، کیونکہ اللہ فرماتا ہے (۔) (المائدۃ: 28) یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 655)

وصیت کرنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔'' (الوصیت)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

امریکہ سے ماہر امراض قلب کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف امریکہ کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں امریکہ سے وقف عارضی پر آنے والے ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ اس کے تحت اس ماہ مکرم ڈاکٹر ثاقب مسیح صاحب میڈیکل سپیشلسٹ ماہر امراض قلب مورخہ 18-19-20 نومبر 2003ء (بروز منگل بدھ جمعرات) کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا علاج معالجہ کرینگے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری خون کے ٹیسٹ اور ای سی جی وغیرہ کروا لیں اور اپنا نام رجسٹر کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ / پرچی روم سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت باورچی

دارالضیافت کے لئے ایک ماہر باورچی کی فوری ضرورت ہے جو پاکستانی، انگلش اور چائنیز کھانے پکانے کا ماہر ہو۔ اپنے تجربہ کی اسناد اور امیر صاحب / صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ مورخہ 15 نومبر بروز ہفتہ صبح 10 بجے انٹرویو کیلئے خود تشریف لاویں۔ (نائب ناظر ضیافت ربوہ)

ضرورت اوورسیئر

دفتر وقف جدید کو اوورسیئر کی ایک اسامی کیلئے خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں امیر صاحب / صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مع فوٹو کاپی اسناد و شناختی کارڈ مورخہ 15 نومبر تک نظامت مال وقف جدید میں پہنچ جائیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گُر

100

پر حکمت نصائح

ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

مظلومیت کا پھل......حمزہ

خدا کی راہ میں تکالیف اور اذیتوں کے نتیجہ میں شرفاء میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہمدردی اور نرم گوشہ پیدا ہونا ایک طبعی بات تھی۔ حضرت حمزہؓ کا قبول اسلام ہی تو مظلومیت پر صبر کا میٹھا پھل تھا۔ واقعہ یوں ہوا کہ ابو جہل کوہ صفا کے قریب رسول اللہؐ کے پاس سے گزرا تو آپ کو اذیت پہنچائی گالیاں بکیں، آپ کے دین پر نامناسب اور مکروہ حملے کئے اور کمزوری کے طعنے دیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت صبر اور خاموشی سے سنتے رہے۔

عبداللہ بن جدعان کی ایک لونڈی اپنے گھر میں یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ ابو جہل وہاں سے خانہ کعبہ جا کر سرداران قریش کی مجلس میں بیٹھ گیا تھا۔ ادھر حمزہ کمان حمائل کئے شکار سے واپس لوٹے۔ ان کا دستور تھا کہ شکار سے واپس آ کر گھر جانے سے قبل پہلے طواف کرتے تھے۔ اس دوران سرداران قریش سے دعا سلام کرنا بھی آپ کا معمول تھا۔ آپ خود معزز سرداروں میں سے تھے۔ جب آپ اس لونڈی کے پاس سے گزرے اس وقت تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے چکے تھے۔ اس لونڈی کے دل پر آنحضرتؐ کی مظلومیت کا گہرا اثر تھا جس کا اظہار اس نے سردار حمزہ سے یہ کہہ کر کیا کہ اے ابو عمارہ! آپ کے بھتیجے کو ابھی تھوڑی دیر پہلے ابوالحکم نے جو اذیت پہنچائی ہے کاش آپ وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں بیٹھے دیکھا تو آپ کو سخت دکھ دیا اور گالیاں دیتے ہوئے بری اور ناپسندیدہ باتیں کہیں مگر محمد خاموشی سے چلے گئے اور آگے سے کوئی جواب تک نہیں دیا۔

سردار حمزہ کی طبعی سعادت نے جوش مارا۔ وہ طیش میں آ کر خانہ کعبہ کی مجلس میں گئے جہاں ابو جہل بیٹھا تھا اور اس کے سر پر زور سے کمان دے ماری۔ اس کا سر بری طرح زخمی کر دیا اور جوش میں آ کر کہا کہ کیا تم میرے بھتیجے کو گالیاں دیتے ہو؟ تمہیں پتہ ہے کہ میں بھی اس کے دین پر ہوں۔ اگر طاقت ہے تو آؤ اور میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ تب ابو جہل کے قبیلہ مخزوم کے کچھ لوگ اس کی مدد کے لئے کھڑے ہوئے مگر ابوجہل نے انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ واقعی میں نے اس کے بھتیجے کو سخت بری گالیاں دی تھیں تم لوگ اسے کچھ نہ کہو۔

ادھر حضرت حمزہؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ حضرت حمزہؓ کے قبول اسلام کے بعد قریش نے محسوس کیا کہ اب رسول اللہؐ کا معاملہ مضبوط ہو گیا ہے اور حمزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدافعت کریں گے۔ چنانچہ قریش کی ایذا رسانیوں میں کچھ کمی واقع ہو گئی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد 2 ص 34)

دعوت الی اللہ سے تکلیف دور ہو گئی

ایسٹرن ریجن غانا میں ایک ماہ کی خصوصی دعوت الی اللہ کی مہم کے دوران الٰہی تائید و نصرت کے حیرت انگیز ایمان افروز واقعات ظاہر ہوئے۔

ایک احمدی دوست کو اس مہم میں شمولیت سے قبل ہرنیا کی شدید تکلیف تھی لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے وہ داعیان الی اللہ میں شامل ہو کر میدان عمل میں نکل آئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خواب میں دکھایا کہ انہیں آپریشن کے لئے تیار کیا جا رہا ہے اور خواب میں ہی انہوں نے دیکھا کہ ان کا آپریشن مکمل ہو گیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد سے انہیں ہرنیا کی جو تکلیف تھی وہ کلیتہً ختم ہو گئی اور وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے۔

(ضمیمہ ماہنامہ خالد فروری 1988ء)

ایک لیڈر کو پیغام حق

بذریعہ اخبارات یہ اطلاع ملنے پر کہ بھارت کے مشہور قومی لیڈر اچاریہ ونوبا بھاوے پٹھانکوٹ کے راستہ کشمیر کی طرف جا رہے ہیں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہدایت کے ماتحت ایک وفد اچاریہ جی کو ملنے کے لئے مورخہ 21 مئی 1959ء کو پٹھانکوٹ گیا۔

اس موقع پر اچاریہ جی کی خدمت میں علاوہ جماعت کے عقائد اور تعلیمات کو زبانی بیان کرنے کے مندرجہ ذیل کتب اور ٹریکٹ بھی پیش کئے گئے:

1۔ قرآن کریم انگریزی
2۔ لائف آف محمد انگریزی
3۔ اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی
4۔ احمدیہ موومنٹ ان انڈیا انگریزی
5۔ پیغام صلح انگریزی
6۔ نظام نو انگریزی
7۔ اسلام کا اقتصادی نظام

(الفرقان درویشان قادیان نمبر ص 20)

مغربی یورپ کا سب سے بڑا خانہ خدا بیت الفتوح

افتتاح کے موقع پر دس ہزار افراد کی دنیا بھر سے شرکت

پرنٹ والیکٹرانک میڈیا نے بیت الفتوح کی بھرپور کوریج دی

(پریس ڈیسک): مورڈن سرے میں لندن روڈ پر واقع جماعت احمدیہ برطانیہ کی دوسری باقاعدہ بیت، بیت الفتوح کا افتتاح سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعۃ المبارک 3 اکتوبر 2003ء کو خطبہ جمعہ سے فرمایا۔ اس نہایت اہم اور تاریخ ساز موقع پر دنیا کے چالیس سے زائد ممالک کے نمائندگان حاضر ہوئے اور ایک اندازہ کے مطابق قریباً دس ہزار افراد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں اس بیت میں ہونے والی پہلی نماز کی ادائیگی کی سعادت حاصل کی۔ 77 سال قبل 1926ء میں 3 اکتوبر کو ہی ہندوستان کی احمدی خواتین کی مالی قربانیوں سے یورپ میں پہلی احمدیہ بیت، بیت الفضل کا افتتاح عمل میں آیا تھا جو وانڈزورتھ کونسل میں پٹنی کے علاقہ میں تعمیر ہوئی تھی اور جو 'لندن (بیت)' کے نام سے بھی معروف ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت سے لے کر آج تک نہ صرف برطانیہ و یورپ بلکہ دنیا بھر میں دین کی خوبصورت، امن اور محبت کی تعلیم کو پھیلانے اور امت اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

''بیت الفتوح'' لندن میں مورڈن کے علاقہ میں ہے اور اس کے قریب ریل، بس، اور دیگر اہم ضروریات کی سہولتیں موجود ہیں۔ یہ جگہ جس کا رقبہ 5.2 ایکڑ ہے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک پر خرید کی گئی تھی اور آپ نے بیت کا سنگ بنیاد 19 اکتوبر 1999ء کو رکھا تھا۔ مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے اس کی تکمیل پر 3 اکتوبر 2003ء کو اس کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

بیت الذکر کے افتتاح کے موقع پر خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بیت کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے بیت الذکر کی تعمیر کی اہمیت و فضیلت، بیوت الذکر کے آداب اور اس کے تقاضوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ بیت کی تعمیر کے ساتھ کام ختم نہیں ہوا بلکہ اسے خاص اللہ تعالیٰ کی خاطر عبادت کرنے والے نمازیوں سے آباد کرنا ہے۔ بیوت الذکر کی اصل زینت ان کے نمازیوں کے ساتھ ہے۔

آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ توفیق دے کہ وہ جو بھی بیت بنائیں اس کی خالص بنیاد تقویٰ اللہ پر ہو اور ہمیشہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں ہو۔ حضور نے یہ بھی دعا کی کہ یہ بیت بھی اور دنیا میں جہاں بھی جماعت کی بیوت ہیں اللہ کرے کہ وہ گنجائش سے کم پڑ جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ احمدیت کی فتح اب ان بیوت کو آباد کرنے سے ہے۔ پس اے احمدیو! اٹھو اور ان کی طرف دوڑو اور ان کو آباد کرو۔

نماز جمعہ و عصر کے بعد جب حضور بیت سے باہر تشریف لائے تو بچوں اور بچیوں نے لا الہ الا اللہ اور دیگر پاکیزہ نغمات کورس کی صورت میں مل کر گائے۔

اس بیت کی تعمیر میں برطانیہ کے احمدیوں کے علاوہ دنیا بھر سے کثیر تعداد میں احمدیوں نے مالی قربانی میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کی۔ برطانیہ کے احمدی مردوزن نے اس کی تعمیر میں بڑے ذوق و شوق اور دلی محبت اور اخلاص کے ساتھ ہر قسم کی قربانیاں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر قدم قدم پر جماعت کی نصرت فرمائی اور بالآخر یہ سادہ مگر نہایت دلکش اور پروقار بیت تعمیر ہوئی۔ اس نہایت مبارک اور پرمسرت موقع پر تمام احمدی احباب بے حد خوش تھے۔ نماز جمعہ کے بعد بیت کی وسعت اور دلکشی میں ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور دیگر پریس میڈیا نے بھی غیر معمولی دلچسپی لی۔ افتتاح سے ایک روز قبل جمعرات 2 اکتوبر کو بیت الفتوح میں منعقدہ پریس کانفرنس میں 80 سے زائد پریس میڈیا کے نمائندے، فوٹو گرافرز وغیرہ شامل ہوئے۔ اس موقع پر مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مربی انچارج یوکے، مکرم ناصر خان صاحب پروجیکٹ کوآرڈی نیٹر اور اس پراجیکٹ کے آرکیٹیکٹ نے پریس کے نمائندگان کو بریفنگ دی اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔

اگلے روز تمام بڑے بڑے اخبارات و نیوز ایجنسیوں، اسی طرح ریڈیو، ٹی وی نے بیت کی تصاویر کے ساتھ خبریں نشر کیں۔

ان ایام میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اپنی نشریات میں بیت کی تعمیر کے مختلف مراحل مختلف زاویوں سے بیت کے خوبصورت مناظر بیت کی تعمیر کے فنی پہلوؤں پر معلومات افزا پروگرام نشر کئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر مشتمل خوبصورت نغمات پیش کئے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس بیت کے افتتاح کو ہر لحاظ سے بے حد مبارک فرمائے۔ اور یہ بیت نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام یورپ بھر میں خدا تعالیٰ کی سچی توحید اور حقیقی دینی تعلیمات کی اشاعت میں عظیم الشان کردار ادا کرنے والی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ اپنے سچے، مخلص، عبادتگزار بندوں سے آباد رکھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 اکتوبر 2003ء)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

رفقاء حضرت مسیح موعود کے شفاء سے متعلق قبولیت دعا کے واقعات

عطاء الوحید باجوہ صاحب

حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الاول

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رفیق حضرت مسیح موعود ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں کہ: میری زوجہ اول کی بیماری کے ایام میں مجھے بڑی پریشانی رہی تھی اور یہ بات میرے دماغ اور دل پر حاوی تھی کہ حضرت خلیفہ اول کے علاج سے مریضہ کو شفا ہو جائے گی- دیگر وجوہات کے علاوہ بڑی وجوہات یہ تھیں کہ حضرت خلیفہ اول میرے مرشد ہیں اور باخدا ہیں اور پھر طبیب بھی اعلیٰ درجہ کے ہیں- میں حضور کو بار بار دعا کے لئے عرض کیا کرتا تھا- ایک روز بوقت عصر حضور نے بیت مبارک کی سیڑھیوں کے پاس میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی جوان کو پیٹ درد محسوس ہوتی ہے تو وہ خیال کرتا ہے کہ ذرا چلنے پھرنے یا ورزش کرنے سے دور ہو جائے گی- جب دور نہیں ہوتی تو اپنی بیوی سے ذکر کرتا ہے جو کہتی ہے کہ میں ابھی چائے وغیرہ تیار کر کے دیتی ہوں اس سے آرام ہو جائے گا- جب اس سے بھی آرام نہیں آتا تو محلّہ کے کسی طبیب سے دوائی پیتا ہے- پھر بھی آرام نہیں ہوتا- تو شہر کے بڑے طبیب کے پاس جاتا ہے اس کے علاج سے بھی آرام نہیں آتا تو اسے خیال آتا ہے کہ علاج سے تو شفا نہیں ہوئی تو وہ کسی باخدا بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دنیا کے علاج و معالجہ سے تو کچھ نہیں ہوا- اگر حضور نے دعا کی تو امید ہے شفاء ہو جائے گی- مگر جب اس باخدا بزرگ کی دعاؤں سے بھی فائدہ نہیں ہوتا تو وہ خدا کے حضور سجدہ میں گر جاتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ اے خدا میں نے سارا جہان دیکھ لیا مگر میری مصیبت دور نہیں ہوئی- اب تیرے دروازہ پر آیا ہوں اب تو رحم فرما اور میرے گناہ بخش کر مجھے شفاء دے- تو اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرتا ہے اور اسے شفا دے دیتا ہے یہ فرما کر حضور بیت مبارک کی سیڑھوں پر چڑھنے لگ گئے اور میں بھی ساتھ بیت مبارک میں چلا گیا-

اغلباً 1912ء میں میں راولپنڈی سے مع اہلیہ اول دو ماہ کی رخصت لے کر قادیان آیا اور محترم قاضی عبدالرحیم صاحب کے مکان پر بطور کرایہ دار مقیم ہوا- ایک روز گھر آنے پر اہلیہ نے بتلایا کہ مولوی عبدالحی صاحب ابن حضرت خلیفہ اول آئے تھے اور مجھے گھر پر نہ پا کر واپس چلے گئے- مجھے فکر پیدا ہوا کہ کوئی خاص بات ہی ہوگی جو وہ میرے مکان پر آئے تھے- میں جلدی جلدی گیا تو وہ حضرت خلیفہ اول کے مکان کے بیرونی دروازہ پر ہی مل گئے- میں نے عرض کیا کہ آپ کو میرے مکان تک تکلیف کرنے کی کیا وجہ ہوئی' خیر تو تھی. انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ ابا جان کو آپ سے محبت ہے- اس لئے میں آپ کے دولت خانہ پر آپ کی ملاقات کے لئے گیا تھا-

انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی اہلیہ صاحبہ کو بیماری سے شفا کس طرح ہوئی؟ میں نے کہا نہیں- تو بتایا کہ جن ایام میں آپ ابا جان کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا کرتے تھے- انہیں دنوں ایک روز ابا جان گھر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ فضل احمد کو اپنی بیوی سے بڑی محبت ہے اور ہمیں فضل احمد سے محبت ہے- ان کی بیوی کا ہر چند ہم نے علاج کیا مگر فائدہ نہیں ہوتا- اس لئے ان کے لئے اب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں- یہ کہہ کر حضور ایک مصلّی پر جو صحن میں پڑا تھا سجدے میں گر گئے اور بڑی دیر تک دعا کی جس کے بعد وہ صحت یاب ہو گئیں-

(رفقاء احمد جلد 3 صفحہ 71'70)

حضرت اماں جان

مکرم احسان الٰہی صاحب معلم وقف جدید اپنے والد ماجد حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا ایک واقعہ انہی کی زبانی تحریر کرتے ہیں- قادیان رہائش کے دوران تمہاری والدہ ایک دفعہ خونی پیچش سے سخت بیمار ہوگئی کئی دن تک علاج معالجہ کے باوجود بھی کوئی افاقہ نہ ہوا حالت مزید خراب ہوتی گئی- بار بار خون آنے کی وجہ سے بے حد کمزور ہوگئی حتیٰ کہ اٹھنے بیٹھنے سے بھی لاچار تھی- نہ بچنے کی صورت نظر آ رہی تھی- اسی دوران ایک دن صبح ہوتے ہی پیغام ملا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فوری آپ کو بلایا ہے خاکسار اسی وقت آپ کے قدموں میں حاضر ہو گیا- ارشاد فرمایا کہ آج ہی دو چھکڑے (پنجابی میں جنگو گڈے کہتے ہیں) کرایہ پر کر لیں اور فلاں گاؤں (شاید دھاریوال کا نام لیا یا اور کسی گاؤں گا) لے جاؤ اور وہاں سے بھوسہ (یعنی توڑی) بھروا کر قادیان لے آؤ- بہر حال حکم ملتے ہی چھکڑوں کا انتظام کر لیا اور رخصت ہوتے وقت میں حضرت اماں جان کی خدمت میں گیا اور عرض کی میری بیوی پیچش کی وجہ سے سخت بیمار ہے گھر میں کوئی بڑا فرد اس کو سنبھالنے والا بھی نہیں ہے- میں تو صبح اٹھتے ہی یہاں آ گیا تھا "کریم بی بی" کی خبر ضرور کروالیں- میرا طریق یہ تھا کہ اکثر اپنی چھوٹی چھوٹی ضروریات یا کوئی مشکل ہو تو حضرت اماں جان سے حل کروا لیا کرتا تھا- چنانچہ میرے عرض کرنے پر آپ نے فرمایا تم بے فکر ہو کر اس کام پر جاؤ ہم دعا بھی کریں گے اور خیال بھی رکھیں گے-

ہم روانہ ہوئے اور رات عشاء کے وقت بھوسہ لے کر واپس قادیان پہنچ گئے- حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ بھوسہ آ گیا ہے- آپ حضرت مسیح موعود سے دریافت کر کے بتائیں کہ یہ کس جگہ اتارنا ہے تھوڑی ہی دیر میں آپ نے فرمایا فلاں مکان میں اتروالیں اور خیال سے چھکڑے والوں کو کھانا وغیرہ کھلا کر رخصت کرنا ہے اور خود بھی ان کے ساتھ کھانا کھاؤ اپنے گھر کی تسلی رکھو- آپ کی بیوی بالکل صحت مند ہے سارے کام مکمل کر کے گھر جانا حالانکہ قطعاً میں نے آپ سے اپنی بیوی کا نہیں پوچھا تھا کہ اس کے ساتھ کیا گزری .... سب کاموں سے فارغ ہو کر کافی رات گئے جب گھر آیا تو خدا تعالیٰ کی شان کہ اس کو ہر لحاظ سے تندرست اور صحت مند پایا ....

میں نے پوچھا کہ کیا جادو کیا؟ کہ اتنی جلد صحت یاب ہو گئی کہنے لگی حضرت اماں جان نے دوائی تو کوئی نہ دی تھی صرف کھانا ہی شاہی دسترخوان سے بھجوایا تھا اور ساتھ تاکید یہ بھی تھی کہ کریم بی بی کو کہنا کہ خوب پیٹ بھر کر کھانا کھا لے .... حالانکہ طبیب نے سختی سے وہ سب کھانے بند کئے ہوئے تھے جو ایسی بیماری کے لئے سخت مضر تھے-

(میرے والدین صفحہ 19 تا 21)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

مکرم فتح محمد صاحب حضرت اماں جان اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں-

1917ء کا واقعہ ہے مجھے ککروں کی تکلیف تھی ایک رات مجھے سخت تکلیف ہوئی اور میں ساری رات نہ سو سکا حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کو بلایا- حضرت میر صاحب تشریف لائے اور اپنے ہاتھوں سے دوائی لگا کر چلے گئے اور شدت بیماری کا مجھ سے یا میری بیوی سے ذکر نہ کیا البتہ گھر جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت اماں جان سے ذکر کیا کہ فتح محمد کی دائیں آنکھ تو قریباً ضائع ہو چکی ہے اور آنکھوں کی پتلی سے لے کر آنکھ کے آخر تک زخم ہے اور آنکھ کے اندر کی سفیدی نظر آتی ہے- اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت اماں جان کے دلوں میں درد اور ترحم پیدا ہوا- اور اسی وقت میرے لئے دعا کی اور رات حضرت خلیفہ ثانی نے رویا میں دیکھا کہ میں حضور کے سامنے بیٹھا ہوں اور میری دونوں آنکھیں صحیح سلامت ہیں- یہ رویا حضور نے صبح ہی حضرت اماں جان کو سنایا تو حضرت اماں جان اسی وقت خوش خوش ہشاش بشاش ہمارے گھر تشریف لائیں اور میرے گھر آ کر مبارک باد دی کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت دے گا اور حضرت میر صاحب کی رپورٹ اور حضرت خلیفہ ثانی کے رویاء کا ذکر کیا اور فرمایا اب اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوگا اور صحت ہو جائے گی- بعد میں حضرت میر صاحب خود تشریف لائے اور آنکھ کا معائنہ کرنے کے بعد سخت حیرت ہوئی کہ ایک رات میں زخم کا 7/8 حصہ مندمل ہو گیا ہے- اس کے بعد بیماری گھٹنی شروع ہوئی اور میری دونوں آنکھیں درست ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کا موقع دیا- باوجود ہندوستان کے بعض ایسے علاقوں میں کام کرنے کے جہاں لو اور دھوپ سے آنکھوں کے خراب ہونے کا خدشہ تھا میری آنکھیں بالکل ٹھیک ہو گئیں-

(نصرت الحق صفحہ 40)

☆ "مکرم میاں فضل الٰہی صاحب احمدی آف لالہ موسیٰ کی اہلیہ بعض نسوانی بیماریوں کی وجہ سے بیمار ہو گئیں- جب بیماریوں نے طول کھینچا تو میں نے بہت سے ماہر ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں سے ان کا علاج کروایا- لیکن افاقہ نہ ہوا- بعض لیڈی ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد بتایا کہ میری اہلیہ کے رحم میں نقص واقع ہو گیا ہے اور خدشہ ہے کہ آئندہ سلسلہ تولید بند ہو جائے گا- میں نے اس فکر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دعا کے لئے متواتر خط لکھے .... ان کے جواب میں حضرت مصلح موعود نے از راہ شفقت تحریر فرمایا کہ انشاء اللہ ہم دعا کریں لیکن آپ بچہ دانی کی اصلاح کے لئے جوان بکری کی بچہ دانی کی یخنی صبح و شام دو دفعہ ہفتہ عشرہ تک اپنی بیوی کو استعمال کروائیں چنانچہ میں نے حضور کی ہدایت کے مطابق استعمال کروائی-

اس کے بعد جب لیڈی ڈاکٹر کو معائنہ کروایا گیا تو وہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ بچہ دانی بالکل درست اور صحیح ہے

اور اس میں کوئی نقص باقی نہیں رہا- اور اس کے بعد میاں فضل الٰہی صاحب کی اہلیہ کے ہاں کئی تندرست بچے تولد ہوئے-

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 115)

☆ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رقم طراز ہیں 1943ء کا واقعہ ہے کہ میں تپ محرقہ سے سخت بیمار ہوگیا اور علاج کے باوجود بخار میں دن بدن زیادتی ہوتی گئی- ایک ماہ گزرنے کے باوجود میرا بخار نہ اترا بخار کے ساتھ اسہال بھی شروع ہو گئے اور ضعف اور کمزوری کی وجہ سے میں اکثر بیہوش رہتا- یہاں تک کہ ایک دن غلطی سے میری موت کی افواہ بھی شہر میں پھیل گئی- حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے جب میری حالت نازک دیکھی تو آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور ڈلہوزی پہنچے اور اس حقیر خادم کے لئے درخواست دعا کی- حضور نے فرمایا کہ ہم سب مولوی صاحب کی صحت کے لئے دعا کر رہے ہیں- چنانچہ سیدنا محمود خلیفۃ المسیح الثانی اور آپ کے اہل بیت کی دردمندانہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کو کھینچنے کا موجب بنیں اور میں روبصحت ہونے لگا-

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 27)

☆ حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رقمطراز ہیں 1929ء میں نمونیہ کی وجہ سے داخل شفا خانہ کیا گیا- میری زندگی کی امید منقطع ہوگئی تھی مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعا اور توجہ سے دوبارہ زندگی پائی- اور حضور کی توجہ سے ہی جماعت نے میری بے حد خدمت کی-

(رفقاء احمد جلد 3 صفحہ 108)

☆ حضرت شیخ فضل احمد بٹالوی حضرت مصلح موعود کی قبولیت دعا کا ایک اور واقعہ تحریر فرماتے ہیں:-

اللہ تعالیٰ کے مجھ پر بے حد و نہایت احسان ہوئے .... 3 نومبر 1957ء کو بندش بول سے بیمار ہو کر کوئی ایک ماہ سے اوپر شدید بیمار رہا- ایک وقت مجھ پر ایسا آیا کہ میری آنکھیں پتھرا گئیں- اور نزع کی سی کیفیت وارد ہوگئی- چھت کی ایک کڑی پر میری نظر تھی- لیکن حرکت نہ کر سکتا تھا- میرے تمام بیٹے خدمت میں مصروف تھے- حضرت مصلح موعودؓ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور دوسرے بہت سارے بزرگ میرے حق میں دعائیں کرتے تھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا منشاء تھا کہ لاہور لے جا کر میو ہسپتال میں علاج کرایا جائے- پسرم عزیز محمد احمد سلمہ نے عرض کیا کہ اڈہ بس تک لے جانے پر ہی اباجی کی وفات ہو جائے گی- ایک روز میاں غلام محمد صاحب اختر عیادت کے لئے آئے- میری حالت بہت نازک تھی- میں نے چشم پرآب ہو کر کہا کہ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہوں تو میری طرف سے بعد السلام علیکم عرض کریں کہ بادشاہوں کے ہاں شادی وغیرہ خوشی کی تقریبات پر قیدی رہا کئے جاتے ہیں- حضور کے خاندان میں بھی ایک ایسی تقریب ہے- میں مرض کا اسیر ہوں- دعا کر کے مجھے مرض سے آزاد کرائیں- اختر صاحب نے بعد میں بتایا کہ جب میں نے پیغام عرض کیا تو حضور کے چہرہ سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ حضور سے دعا لگی ہے-

اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کا یہ نشان دکھایا کہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے آلہ کے ساتھ پیشاب خارج کیا جاتا تھا اس واقعہ کے بعد مجھے خیال آیا کہ خود پیشاب کر کے دیکھوں- میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب کہ پیشاب خود ہی خارج ہوگیا اور بعد ازاں باقاعدہ آنے لگا- انہی ایام میں ایک روز حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تشریف لائے حالات سن کر دعا کی جس کے دوران میں اللہ اکبر کا نعرہ زور سے ان کی زبان سے بلند ہوا- اور آپ نے بتایا کہ میں نے دعا کے دوران دیکھا کہ آپ کو فرشتے نور کے پانیوں سے غسل دے رہے ہیں جس سے مراد غسل صحت نکلا- فالحمدللہ

(رفقاء احمد جلد 3 ص 112'111)

☆ حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی مزید تحریر فرماتے ہیں: ابتداءً 1950ء میں بائیں آنکھ میں نزول الماء کا آغاز ہونے کے باعث میں نے دفتر امانت کے کام سے فراغت حاصل کر لی اور اکتوبر 1956ء میں گنگا رام ہسپتال لاہور میں ڈاکٹر محمد بشیر صاحب برادر مکرم قاضی محمد اسلم صاحب نے آپریشن کیا- اپریل 1959ء میں اسی شفاخانہ میں دوسری آنکھ پر عمل جراحی کیا گیا......... مالی تنگی بھی تھی- پھر ضعف کی تکلیف بھی- بعد عمل جراحی چوبیس گھنٹے سیدھے لیٹنا رہنا پڑتا ہے اور حرکت سے زخم متاثر ہوتا ہے- اور آپریشن کامیاب نہیں ہوتا- ہر دو مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دعا بھی فرمائی اور نصف صد روپیہ کی امداد بھی کی- آپریشن کامیاب ہوئے-

(رفقاء احمد جلد نمبر 3 ص 118)

معجزانہ شفا کا واقعہ

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب آف سکندر آباد الحکم قادیان کی ایک اشاعت میں تحریر فرماتے ہیں:-

1918ء میں میں نے اپنے لڑکے علی محمد صاحب اور سیٹھ اللہ دین ابراہیم بھائی نے اپنے لڑکے فاضل بھائی کو تعلیم کے لئے قادیان روانہ کیا- علی محمد نے 1920ء میں میٹرک پاس کر لیا- ان کو لنڈن جانا تھا- دونوں لڑکے واپس آنے کی تیاری کر رہے تھے کہ یکایک فاضل بھائی کو "Typhoid" بخار ہوگیا- نور ہسپتال کے معزز ڈاکٹر جناب حشمت اللہ خان صاحب اور حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے جو کچھ ان سے ہو سکا کیا طبیعت درست بھی ہوگئی مگر بدپرہیزی کے باعث پھر ایسی بگڑی کہ زندگی کی کوئی امید نہ رہی- جب یہ خبر حضرت صاحب کو پہنچی تو حضور خود بورڈنگ تشریف لائے اور بہت دیر تک دعا فرمائی- اس کے بعد طبیعت معجزانہ طور پر سدھرنے لگی- اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے فاضل بھائی کو نئی زندگی حاصل ہوگئی- یقیناً حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ موت نہیں ٹلتی مگر دعا سے- یہ حقیقت ہم نے صاف طور پر اپنی نظر سے دیکھی-

(الحکم 28 دسمبر 1939ء ص 37)

وہ بچ جائیں گی

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی قوت قدسیہ اور عظیم الشان استجابت دعا کا ایک واقعہ لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"1930ء میں جبکہ میری اہلیہ تپ محرقہ سے تین ماہ بیمار تھیں اور ٹائیفائڈ کا ایک ... دورہ ختم ہو کر 27-28 دن بعد دوسرا دورہ شروع ہو جاتا تھا تو لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ نے مشورہ دیا کہ اگر مریضہ کی زندگی مقصود ہے تو حمل اسقاط کروایا جائے (کیونکہ وہ ان دنوں حمل سے تھیں-) اور صبح بٹالہ سے لیڈی ڈاکٹر منگوالی جائے- میں نے سن کر کہا مجھے استخارہ کر لینے دو چنانچہ رات دعا کرنے سے الہام ہوا- جس پر صبح اٹھ کر میں نے آپریشن کرانے سے انکار کر دیا کہ انشاء اللہ میری بیوی بھی بچ رہے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچہ بھی ضائع نہ ہوگا- چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بیوی بھی صحت یاب ہوگئی اور میرا لڑکا (مبارک احمد) بھی صحیح سالم پیدا ہوگیا- اسی مرض تپ محرقہ سے رہائی حاصل کرنے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خاص دعائیں اور مشفقانہ توجہ بھی ہمارے شامل حال تھیں- جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ......... قاضی ڈاکٹر محبوب عالم صاحب امرتسری مرحوم .... نے سندھ میں مجھے میری اہلیہ کی بیماری کے متعلق تار دیا جس پر چھٹے دن میں قادیان پہنچ گیا اور آتے ہی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے تار دی کہ کیس خطرناک ہے اہلیہ حمل سے ہے اور بیماری ٹائیفائڈ کی ہے- دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے جواب آیا کہ حضور نے فرمایا "میں نے آپ کو کہا بھی تھا کہ آپ کے مکان میں تپ محرقہ کے جراثیم ہیں آپ نے توجہ نہ کی"- میں نے گھبرا کر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو خط لکھا کہ حضرت اقدس اس وقت میری کوتاہیوں کے ازالہ کا خیال نہ کریں بلکہ اہلیہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں- ڈاکٹر صاحب نے میرا خط حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تو حضور نے فرمایا کہ "مولوی صاحب بہت گھبرائے ہوئے ہیں آپ سب دوست (جو آپ کے رفیق سفر تھے) وضو کریں اور ان کی بیوی کے لئے دعا کریں چنانچہ آپ نے تمام دوستوں کے ساتھ دعا کی اور فرمایا کہ لکھ دیا جائے کہ ہم نے ان کی بیوی کے لئے دعا کی ہے اور وہ بچ جائیں گی-

دوسرا خط حضرت مولوی شیر علی صاحب کو لکھوایا کہ وہ روزانہ مولوی صاحب کے گھر جا کر ان کی اہلیہ کے بخار کے درجہ حرارت وغیرہ کے حالات دیکھ کر لکھا کریں چنانچہ شفایابی تک اس پر عمل ہوتا رہا-

(حیات بقاپوری جلد اول صفحہ 170 تا 172)

اب کوئی علاج نہیں

سوائے دعا کے

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب راقم ہیں: میری تیسری لڑکی عزیزہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کے پیٹ میں یکایک درد ہوگیا ہم نے اپنے قریب رہنے والے سرکاری خطاب یافتہ ڈاکٹر کو جو آنریری مجسٹریٹ بھی ہے- بلوایا- انہوں نے دیکھ کر کہا لڑکی کے پیٹ میں پیپ ہوگیا ہے فوراً آپریشن کر کے نکال دینا چاہئے- ورنہ جان کا خطرہ ہے اور دسمبر کا مہینہ تھا- مجھے قادیان جلسہ سالانہ پر دو ایک روز میں جانا تھا اور یہاں یہ حالت ہوگئی- پھر ہم نے یہاں کے ہاسپٹل کے بڑے یورپین ڈاکٹر کو بلوایا اس نے خوب معائنہ کیا اور کہا نہ پیپ ہے اور نہ آپریشن کی ضرورت- ہم سب یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا مگر وہ ڈاکٹر اپنی رائے پر ہی اڑا رہا کہ پیپ یقیناً ہے- فوراً آپریشن کی ضرورت ہے- اس کے بغیر اگر یہ لڑکی بچ جائے تو میں اپنی ڈاکٹری چھوڑ دوں گا- مگر ہم نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی- میں دوسرے دن قادیان روانہ ہوگیا- وہاں سے واپس آنے تک لڑکی اچھی رہی- مگر اس کے بعد یکایک لڑکی کے ناف میں سوراخ ہوگیا اور اس قدر پیپ نکلا جس کی کوئی حد نہیں- ہم نے پھر اسی ڈاکٹر کو بلوایا جس نے کہا تھا کہ پیپ ہے- اب ہم آپریشن کے لئے بھی رضامند ہوگئے مگر ڈاکٹر نے کہا کہ لڑکی کی حالت نازک ہوگئی ہے اب آپریشن کا وقت نہ رہا- اب یہ کیس Hopeless ہوگیا ہے ہم نے دیکھا اب کوئی علاج نہیں سوائے دعا کے- میں نے فوراً ایک تار حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت میں اور دوسرا الفضل کو روانہ کیا اور پھر ایک بار حضور کی دعا کا معجزانہ نتیجہ دیکھا کہ بغیر کسی ڈاکٹری علاج کے لڑکی صرف ایک معمولی دائی کی دوائی سے صحت پا گئی-

(الحکم 28 دسمبر 1939ء ص 37)

انشاء اللہ آرام ہوگا

دسمبر 1937ء میں حضرت خلیفہ نورالدین صاحب کو کاربنکل کا حملہ ہوگیا اور قابل ڈاکٹروں برکت رام ایم-بی (لنڈن) اور بلونت سنگھ صاحب آر-سی-ایس-ای کے زیر علاج تھے دونوں نے مرض کی رفتار کو دیکھ کر آپریشن کا متفقہ مشورہ دیا اور کہا کہ اب سوائے آپریشن اور کوئی چارۂ کار نہیں مگر خلیفہ صاحب ایک تلخ تجربہ کی بناء پر آپریشن کے لئے تیار نہ تھے آخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بیماری کی اطلاع بذریعہ تار دی گئی اور دعا کی درخواست کی گئی حضور نے ارشاد فرمایا کہ آپریشن نہ کرائیں اور زخم کو گلیسرین وغیرہ نئے طریق علاج سے صاف کرواتے رہیں انشاء اللہ آرام ہوگا- چنانچہ حضور کے ارشاد پر عمل کیا گیا اور زخم کو گلیسرین اور سلفر وغیرہ سے صاف کیا جاتا رہا- جس سے خلیفہ صاحب بکلی صحت یاب ہو گئے اور دونوں ڈاکٹروں کی حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی- یہ محض حضرت خلیفہ ثانی کی دعا کا اثر تھا-

(الحکم 7 تا 14 نومبر 1939ء ص 7)

اچھا دعا کروں گا

مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال تحریر فرماتے ہیں: 1951ء کا واقعہ ہے کہ میں ربوہ میں تھا۔ مجھے برادرم سید سجاد احمد صاحب کی طرف سے جڑانوالہ سے تار ملا۔ والد صاحب کی حالت نازک ہے۔ جلد پہنچو۔ نماز مغرب کے قریب مجھے تار ملا۔ مغرب کی نماز میں نے حضور کی اقتداء میں گھبراہٹ کے عالم میں ادا کی۔ جب حضور نماز پڑھا کر واپس جانے لگے تو میں نے عرض کیا: جڑانوالہ سے چھوٹے بھائی کا تار ملا ہے اباجی کی حالت نازک ہے۔ کل صبح جاؤں گا حضور دعا کریں۔ حضور نے فرمایا اچھا دعا کروں گا۔ حضور پرنور کے ان چار لفظوں میں وہ سکینت تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ اگلی صبح کو جڑانوالہ پہنچا۔ والد صاحب محترم چارپائی پر حسب معمول پان چبا رہے تھے۔ بھائی سے شکوہ کیا کہ تم نے خواہ مخواہ تار دے کر پریشان کیا تو اس نے کہا کہ کل مغرب کے بعد سے اباجی کی حالت معجزانہ طور پر اچھی ہونی شروع ہوئی اور خطرہ سے باہر ہوئی ورنہ مغرب سے پہلے سب علاج بیکار ہو کر حالت خطرہ والی اور از حد تشویشناک تھی۔

(روزنامہ الفضل 17 اپریل 1966ء)

اللہ تعالیٰ صحت دے گا

مکرم شیخ فضل حق صاحب واہ کینٹ سے تحریر فرماتے ہیں:

1948ء میں میری اہلیہ بہت ہی بیمار ہو گئی۔ بیماری طوالت پکڑنے لگی سول ہسپتال راولپنڈی میں ڈاکٹر ملک عبدالحق صاحب کو دکھایا انہوں نے ٹیکے تجویز کئے۔ ان دنوں انجکشن بہت ہی مہنگے آتے تھے۔ 50 روپے کا ایک ڈبہ تھا جس میں 5 ٹیکے ہوتے اور صبح شام لگتے تھے۔ تانگے کا کرایہ الگ۔ اس طرح پر چار پانچ سو روپے خرچ ہو گئے۔ مالی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ میں نے حضور کو خط لکھا کہ صحت و مشکلات کے لئے دعا کریں۔ میرے پاس صرف 30 روپے رہ گئے تھے اور ٹیکہ کا ڈبہ 50 روپے کا آتا تھا۔ مہمان بھی آئے ہوئے تھے۔ میں بڑا پریشان تھا کہ ایک دم لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ ایکسرے کرا لیں پھر مزید علاج کے لئے بتایا جائے گا۔ دوسرے دن میں اہلیہ کو لے کر ہسپتال گیا۔ تا کہ ایکسرے کا نتیجہ دیکھا جا سکے اور اسی دن حضور کا لفافہ ایک بجے کی ڈاک میں ملا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ کو مکمل صحت دے گا اور دیگر مشکلات بھی حل کرے گا۔ کوئی فکر نہ کریں دل کو بڑی تسلی ہوئی۔ ایکسرے دیکھ کر لیڈی ڈاکٹر صاحبہ نے کہا کہ آپ کی اہلیہ صاحبہ بالکل ٹھیک ہیں آپ کو مبارک ہو۔ یہ سن کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ یہ سب کچھ حضور کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔

(روزنامہ الفضل 28 اپریل 1966ء)

سید سجاد احمد صاحب

اعداد کی ماہیت

حروف سے اعداد اخذ کرنے کا طریق قدیم سے رائج ہے

اعداد، ہندسے اور Numbers کا سکہ ہر جگہ چلتا ہے۔ دنیا میں حساب کتاب کے لئے اعداد سے کام لیا جاتا ہے۔ لین دین کاروبار میں بھی اعداد بنیادی حیثیت رکھتے ہیں آیئے دیکھیں اعداد کی ماہیت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

''اور اس نے گن رکھا ہے ہر شے کو عددوں میں''

یہاں عدد سے مراد ہندسے نہیں بلکہ گننا مصدر مراد ہے جو حاصل مصدر گنتی کے معنی بھی دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسمائے حسنیٰ میں سے ایک صفت ''المحصی'' (گننے والا)'' بھی ہے۔

لغت میں لفظ ''محصی'' کے تحت لکھا ہے ''ہر چیز کو احاطہ علم میں کرنے والا۔ خدا کا نام ہے۔ احصاء کہتے ہیں شمار کرنے بطریق استقصاء کسی چیز کو جاننے کے۔ خدا محصی مطلق ہے۔ کہ اشیاء کے حقائق و دقائق کو جانتا ہے اور ذرات عالم کو اس کا علم محیط ہے بعینہٖ تو یہ لفظ قرآن میں موجود نہیں مگر اس کا مشتق موجود ہے...... یعنی اللہ نے تمام چیزوں کی گنتی تک اپنی نظر میں کر رکھی ہے''۔

متصف، بصفات الٰہیہ ہونے کے لحاظ سے انسان کو بھی اس صفت سے حصہ ملا ہے۔ دین و دنیا کے کاروبار و مشاغل میں اعداد کی حیثیت مسلم ہے اور اعداد یعنی گنتی کے بغیر انسان ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات الاحد، الواحد، اور الاول، الآخر ہیں۔ قرآن کریم میں ہے ''تو کہہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے'' اور ''وہی اول ہے اور وہی آخر''۔ پھر فرمایا۔ ''اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہ کامل طور پر یکتا اور ہر ایک چیز پر قادر ہے''

اللہ تعالیٰ کی صفات الاول اور الواحد کا تصور آتے ہی دو تین چار پانچ وغیرہ کے اعداد خود بخود ذہن میں مستحضر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ گویا انسان کو گنتی اور اعداد سے شناسائی ابتدائے آفرینش سے چلی آ رہی ہے اور یہ علم بھی اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو سکھایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا آدم کو تمام اسماء کا علم دیا گیا اور یہ کہ ''تا کہ سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو۔ اور ہم نے ہر چیز کو خوب کھول کھول کر بیان کیا ہے''۔ پھر فرمایا! ''یقیناً مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہی ہوتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے اس دن سے کہ آسمانوں اور زمین کو اس نے پیدا کیا''۔

اہل تاریخ نے ہر ایک زبان کے ہندسوں کے وضع ہونے کی تاریخ مختلف لکھی ہے لیکن کسی نے بھی ہندسوں کی قدامت کو حروف کے ساتھ مساوی تسلیم نہیں کیا بلکہ ہندسوں یا اعداد کی ایجاد کو حروف کے بعد مانا ہے اور ہر ایک زبان میں ہندسوں یا اعداد کا کسی نہ کسی کو واضع تسلیم کیا ہے۔ اور یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ حروف سے قبل ہندسوں کا وجود نہ تھا اس سے یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر ایک زبان میں ہندسوں یا اعداد کا کام ان کی ایجاد سے قبل حروف ہی سے لیا جاتا تھا اور حسابی امور میں حروف ہی اعداد کا مقصد پورا کرتے تھے۔ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ ابتداء میں اہل عرب حسابی مقاصد حروف سے پورے کرتے تھے اور تمام حساب کتاب حروف میں بقاعدہ جمل رکھا جاتا تھا حتیٰ کہ اوراق کتب پر نمبر شمار بھی حروف ہی میں درج کئے جاتے تھے۔

سنسکرت والے علم الاعداد کو حروف سے مقدم مانتے ہیں ان کا خیال ہے کہ دنیا میں حروف سے اس قدر حاجتیں پوری نہیں ہوتیں جس قدر قاعدہ ترقیم سے ہوتی ہیں اور ان کے ہاں اعلیٰ علوم کی اکثر کتابیں قاعدہ ترقیم میں لکھی گئی ہیں۔ لیکن آج کل اس کا رواج نہیں رہا کیونکہ قاعدہ ترقیم سے لکھی گئی کتابوں میں نقل نویسی اور ایک سے دوسرے ہاتھ میں جانے کی وجہ سے غلطیوں کا طومار لگ گیا اور اس طرح اعداد اور ہندسوں کی شکل کچھ سے کچھ ہو گئی چونکہ قاعدہ ترقیم میں بہت سے قواعد و اصول قائم رکھنے پڑتے ہیں اور عام طور پر اس علم کو جاننے والے بخل سے کام لیتے رہے اس لئے اس قبیل کی بہت سی کتب لاینحل قرار دے دی گئیں اب یہ صرف دیکھنے کو رہ گئی ہیں ان سے استفادہ ممکن نہیں کیونکہ اکثر تحریروں کے آغاز میں کاتب نے قواعد ترقیم کا اشارہ نہیں دیا نہ ہی کوئی کلید دی ہے اس لئے ایسی تحریروں کو پڑھنا یا انہیں حل کرنا ممکن نہیں۔

بعض اہل تاریخ کہتے ہیں کہ جب عربوں نے حسابی ہندسے ایجاد کئے تو اعداد کی مختصر شکل سے ان کی تسکین نہ ہوئی اس لئے کہ اکثر ہندسوں کی شکل سہل التغیر ہے (خصوصاً صفر اور ایک یا بعض اور ہندسے جنہیں کسی بھی بڑے یا چھوٹے ہندسے میں آسانی سے تبدیل کیا جا سکتا ہے) اس کا حل اہل عرب نے یہ نکالا کہ کاروبار تجارت کے لئے رقمی ہندسے ایجاد کئے جن کی اشکال معنی خیز اور حروف سے مرکب ہیں۔ ہمارے ہاں بھی ان کا رواج رہا ہے۔ جو آج کل مفقود ہو چکا ہے۔

رقمی ہندسوں کی ایجاد کے بعد بھی وہ حسابی کاروبار جو معاملات کے سوا تھا حروف ہی میں قائم رہا 400 ہجری کے بعد کی لکھی ہوئی بعض ایسی کتب اب بھی موجود ہیں جن کے صفحات کا شمار حروف سے کیا گیا ہے۔ یعنی الف سے 1، ب سے 2، ج سے 3، د سے 4 عربی میں 28 حروف کے لئے اعداد مقرر ہیں (ابجد اور یس کے مطابق اور ابجد آدم کے مطابق) اردو اور فارسی والوں نے بھی 28 حروف کے اعداد لئے ہیں زائد الفاظ کو عربی الفاظ میں بدل دیا گیا ہے۔ (مثلاً ''ٹ'' کو ''ت'' سے۔ اور ''ڑ'' کو ''ر'' سے۔ ''گ'' کو ''ک'' سے وغیرہ)

رومیوں نے بھی حروف سے اعداد کا کام لیا ہے جو آج کل بھی رائج ہے چنانچہ

6 VI	5 V	4 IV	3 III	2 II	1 I
12 XII	11 XI	10 X	9 IX	8 VIII	7 VII
			15 XV	14 XIV	13 XIII

وغیرہ ہندسے انگریزی حروف سے لئے گئے ہیں۔ اور یہ رومن ہندسے کہلاتے ہیں ان میں آئی (I) کی شکل ایک۔ وی (V) کی شکل پانچ اور ایکس (X) کی شکل دس کو ظاہر کرتی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد 16 میں زیر لفظ Numerals بڑی لمبی بحث اعداد اور ہندسوں پر کی گئی ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ جس طرح انسان نے لکھنے کی کوشش بولنے سے کافی دیر بعد کی ہے اسی طرح گنتی لکھنے کے کافی دیر بعد آئی اور گنتی کے منصۂ شہود پر آنے کے کافی دیر بعد اسے ریکارڈ کرنے یا لکھنے کا عمل شروع ہوا۔ ابتدائی دور کی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اس دور کے لوگ کچھ تو لکھتے تھے کچھ بے ہنگم سی شکلوں سے عددوں اور ہندسوں کا کام لیتے تھے۔ لکڑی کے ٹکڑوں یا پتھر پر لکیریں لگا کر مٹی کے برتنوں پر نشان لگا کر اعداد یا گنتی کا کام لیتے تھے۔ اس دور میں ان کے پاس نہ تو کوئی معین پیمانہ تھا، نہ سکہ، نہ تجارت کے کوئی اصول۔ سوائے اس کے کہ مال کے بدلے مال کا ایک عام سا طریق مروج تھا۔ یہ تاریخ کے ابتدائی زمانہ کا حال ہے۔ ویسے گنتی کا اصل منبع عرب ہی ہیں۔

بہر حال حروف سے اعداد اخذ کرنے کا طریق قدیم سے رائج ہے۔ اور اعداد کا علم بھی اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو سکھایا ہے۔

اپھارا

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

''انتڑیوں کے تشنج کی وجہ سے پیٹ ہوا سے ایسا تن جاتا ہے کہ کم ہی ایسا تناؤ دوسری دواؤں میں دکھائی دے گا۔ یہ انتڑیوں کا تشنج اور اس کے نتیجہ میں ہوا کا بڑھتا ہوا دباؤ عرف عام میں اپھارا کہلاتا ہے۔ اس قسم کا اپھارا مویشیوں میں بھی ملتا ہے۔ (اگر وہ ایسا چارہ استعمال کریں جس میں ہائیڈروسائنک ایسڈ Hydrocyanic acid پیدا ہو چکا ہو) اس قسم کے اپھارے میں خواہ وہ گائے، بھینس، بھیڑ بکری، گھوڑا کو ہو، اس سے ملتا جلتا اپھارہ انسانوں میں بھی ملے تو کالچیکم کی چند گولیاں جادو کا سا اثر دکھاتی ہیں''

(صفحہ 320)

سعید فطرت صاحب

گھر اور اس کے ماحول میں سبزیوں کی کاشت

آج کل ہمارے ملک میں موسم سرما کی سبزیاں لگانے کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس سلسلے میں چند امور پیش خدمت ہیں۔ گھریلو سبزیوں کے تعلق میں لوگ چھوٹی چھوٹی کیاریوں کی شکل میں سبزیوں کے لئے زمین تیار کرتے ہیں اس سلسلے میں بھی بعض لوگ جلدی کرتے ہیں صرف ایک دفعہ کیاریوں کی گوڈی کرنے پر اکتفا کرتے ہوئے مختلف سبزیوں کے بیج بو دیتے ہیں لیکن حقیقت میں اس جلد بازی سے فائدہ کم ہوتا ہے۔ کیونکہ سبزیوں کو عام فصلوں کی نسبت زیادہ محنت اور زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے سبزیوں کیلئے زمین تیار کرتے وقت بھی اس بات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اور کیاری کو ایک دفعہ گوڈنا کافی نہیں بلکہ اسے ایک دفعہ سے زیادہ تیار کیا جائے۔ گھریلو سبزیوں کے لئے کیاریاں چھوٹی ہوتی ہیں اس لئے وہاں کسّی وغیرہ سے کام چلایا جاتا ہے۔ زمین جتنی زیادہ باریک ہوگی سبزی کی فصل اتنی ہی زیادہ اچھی ہو گی۔ اس لئے کم از کم پانچ بار کسّی چلائیں۔ بیج بونے کی جلدی ہرگز نہ کریں بلکہ زمین نرم کرنے اور باریک سے باریک تر بنانے میں توجہ دیں۔

آج کل کی سبزیوں میں لوگ زیادہ جگہ پر لہسن لگانے کے لئے رکھتے ہیں اگرچہ دوسری سبزیاں بھی لگاتے ہیں جن میں مولیاں، پالک، گاجر، شلجم وغیرہ شامل ہیں۔ اور سبز دھنیا جو تقریباً سبھی سبزیوں کے گرد لگایا جاتا ہے جو اپنے خوبصورت پتوں کے ساتھ بڑا پُرکشش حلقہ بنا لیتا ہے۔ اور ہر دیکھنے والے کی توجہ پہلے اپنی طرف مبذول کرتا ہے۔ ایک اور بات اہم ہے کہ سبزیوں والی زمین میں دیسی کھاد یعنی روڑی ضرور ملانی چاہئے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ بعض لوگ زمین یا فصل اگنے کے بعد گیلا گوبر ہی پھینک دیتے ہیں جو فصل کے لئے ہرگز اتنا سودمند نہیں جتنی روڑی اور اگر پرانی روڑی ہو تو اس کا پیداوار پر مزید اچھا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے کوشش کر کے پہلے روڑی کا انتظام کر لینا چاہئے کھاد کو مٹی کے ساتھ یکجان کر دینا چاہئے تا کہ ہر پودے تک خوراک پہنچ جائے۔

جہاں تک عام کھاد کا تعلق ہے وہ فصل کے اگنے کے بعد اس کی حالت دیکھتے ہوئے ڈالنی چاہئے عام طور پر ایک مرلہ کے لئے نصف کلو کافی ہوتی ہے اگر اس سے کم ملے تو بھی گزارہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ آپ نے زمین میں روڑی ملائی ہوئی ہو۔ بیج بونے سے قبل اس بات کی بھی تسلی کر لینی چاہئے کہ زمین لیول پر ہے اور کیاری کے تمام کونے اور درمیانہ حصہ برابر ہیں اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ پانی برابر لگتا ہے۔ اور فصل کی پیداوار پر اثر پڑتا ہے۔

اس بات کا بھی خیال رہے کہ پانی کیاری کی کسی جگہ پر بھی زائد کھڑا نہ ہو۔ اور نہ ہی زمین کا کوئی حصہ پانی لگنے سے محروم رہے اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے زمین کا لیول پر ہونا بہت ضروری ہے۔ پانی لگانے کے سلسلے میں ضروری ہے۔ کہ ابتدائی پانیوں میں تو بے شک گندا پانی لگا لیں جیسا کہ نالیوں کا پانی لوگ لگاتے ہیں لیکن یہ عمل صرف اس وقت تک ہی محدود رہنا چاہئے جب تک فصل کچی ہو جونہی فصل تیار ہونے کے نزدیک آئے گندہ پانی لگانا چھوڑ دیں اور صاف ستھرا پانی لگائیں۔ تا کہ تیار فصل پر اس کا اثر نہ پڑے۔ نالیوں کا پانی فصل پر آغاز میں اچھا اثر ڈالتا ہے۔

لوگ مولیاں اکثر کھیلیوں پر لگاتے ہیں اور گاجر اور لہسن وغیرہ کا چھٹا کیا جاتا ہے لیکن اگر لہسن کو بھی کھیلیوں پر ٹرائی کر لیا جائے تو پیداوار یقیناً اچھی ہو سکتی ہے لیکن لہسن والی کھیلی بہت چھوٹی چھوٹی ہونی چاہئے کیونکہ یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے خصوصاً کپاس اور مکئی کی کاشت کے تعلق میں۔ کپاس اور مکئی کی وہ فصل جو کھیلیوں سے حاصل کرتے ہیں وہ اس کپاس اور مکئی سے زیادہ ہوتی ہے۔ جو چھٹے سے بوئی جاتی ہے۔ اس لئے آپ بھی تجربے کے طور پر ایک کیاری میں کچھ لہسن کھلا لگا دیں اور تھوڑی سی زمین میں کھیلیاں بنا کر ٹرائی کر لیں نتیجہ خود ہی دیکھ لیں گے۔

سبزیوں کے بیج کا انتخاب دھیان سے کریں۔ اچھی پیداوار کے لئے اچھے بیج ہونے ضروری ہیں۔ بیج قابل اعتماد دکاندار سے منظور شدہ کوالٹی کا خریدیں لہسن کا بیج یعنی جوئے اچھا صحت مند اور موٹا ہونا چاہئے خراب جوئے ہرگز استعمال نہ کریں کیونکہ ان میں اگنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔ اور اگر اس طرح سے پودا اگ بھی آئے تو مفلوج پیدا ہوتا ہے جو ہرگز کسی بھی صورت میں صحت مند بیج پیدا نہیں کر سکتا۔

لہسن کے سلسلے میں ایک اور بات عرض کرنی ہے جس کا ہمارے اکثر شہری بھائیوں کو پتہ نہیں وہ یہ ہے کہ لہسن کے پورے اگنے کے تقریباً دو ہفتہ بعد ان پر راکھ پھینکنی شروع کر دیں۔ جو کہ لہسن کے پوروں کو بیماری لگنے سے بچاتی ہے۔ اور پورے صحت مند حالت میں پروان چڑھتے ہیں لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ راکھ گوبر سے بنائے ہوئے اپلوں کی ہونی چاہئے عام لکڑی اور ایندھن کی راکھ مناسب نہیں۔ اس لئے لہسن لگانے کے شوقین بھائی اس کا بھی بندوبست کر لیں۔ اور ایک ہفتہ میں کم از کم دو دفعہ فصل پر اس کا سپرے ضرور کریں۔

یہ حربہ صرف گھریلو سبزیوں والے لہسن کے لئے کارآمد ہے تجارتی پیمانے پر لہسن اگانے والوں کے لیے یہ مہنگا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ اگر اپنی فصل پر بیماری کے آثار دیکھیں یا اس پر مکھی بیٹھنی شروع ہو جائے تو فوراً اسپرے کریں۔

ان ساری باتوں کے باوجود فصل اگنے کے بعد گوڈی کرنی بھی نہایت ضروری ہے گوڈی کرنے سے جڑی بوٹیاں تلف ہوتی رہتی ہیں اور زمین کی ساری طاقت فصل حاصل کرتی ہے گھر میں سبزیاں لگانا جہاں آپ کو تر و تازہ سبزی فراہم کرے گا جس سے آپ کی قیمتی رقم کی بچت ہو گی وہاں آپ کو ایک صحت مند مشغلہ بھی مہیا ہو جائے گا خاص طور پر بزرگوں کیلئے اچھا مشغلہ ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35334 میں نسرین اختر زوجہ محمد اصغر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الفضل شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/7000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 100 گرام مالیتی -/53000 روپے۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلے واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسرین اختر زوجہ محمد اصغر دار الفضل شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 محمد اصغر خاوند موصیہ

مسل نمبر 35335 میں شفیع محمد میمن ولد محمد صدیق میمن قوم میمن پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے اکیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مورو حال ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1300 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شفیع محمد میمن ولد محمد صدیق میمن ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196 گواہ شد نمبر 2 عطاء العظیم وصیت نمبر 31832

مسل نمبر 35336 میں نور احمد شہزاد ولد ریاض احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نور احمد شہزاد ولد ریاض احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا احمد طاہر وصیت نمبر 27102 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد شہزاد وصیت نمبر 32671

مسل نمبر 35337 میں حفیظ احمد شہزاد ولد نذیر احمد قوم پرچیت پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع

مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حفیظ احمد شہزاد ولد نذیر احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 احمد فرحان ہاشمی وصیت نمبر 30086 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد شہزاد وصیت نمبر 3267

لجنہ وناصرات ربوہ کا سالانہ تربیتی پروگرام

ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ ربوہ کا سالانہ تربیتی پروگرام بالترتیب مورخہ 20,21 ستمبر 2003ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد ہوا۔قبل ازیں ناصرات ولجنہ کے علمی مقابلہ جات حلقہ کی سطح پر اور پھر بلاکس کی سطح پر منعقد کئے گئے۔تمام مقابلہ جات میں اول، دوم آنے والی ممبرات کے سالانہ علمی مقابلہ جات مورخہ 17,18 ستمبر 2003ء کروائے گئے اور ان مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات نے اجتماع والے دن اپنی تقاریر، قراءت تلاوت اور نظمیں سٹیج پر پیش کیں۔حاضرین سے فی البدیہہ تقریری مقابلہ لجنہ اور مقابلہ دینی معلومات ناصرت کروایا گیا۔ نیز اس موقع پر تربیتی موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔ ناصرات کے پروگرام میں نماز اور تلاوت قرآن کی اہمیت ، پردہ کی اہمیت ، اور معاشرتی آداب کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔جبکہ لجنہ کے پروگرام میں گھر اور ماحول کی صفائی، گھر ایک جنت، اور پردہ کی اہمیت پر تقاریر ہوئیں حاضرین مجلس کے ساتھ پروگرام سوال وجواب کا بھی اہتمام کیا گیا۔

حضور انور کا پیغام

اس موقع کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ہماری درخواست پر پیغام ارسال فرمایا جو کہ ہر دو پروگراموں میں سنایا گیا۔

''آپ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ اسے مبارک کرے اور اس کی برکات سے آپ کو کما حقہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ ہمارے اجتماعات نہ کوئی دنیوی میلہ ہیں اور نہ کوئی سیاسی اکٹھ ہیں۔ یہ خالص طور پر مذہبی اور روحانی اجتماعات ہیں اور آپ کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے ہیں۔ آپ اس سے بھر پور فائدہ اٹھائیں اور اپنے اندر اخلاقی اور روحانی تبدیلی کے ساتھ اپنے گھروں کو جائیں۔ آپ احمدیت کے مرکز میں رہتی ہیں اور دنیا کے ہر احمدی کی نظر آپ پر ہے۔اس لئے آپ اپنا بہترین نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔

آج کے خطبہ میں میں نے جن امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ مذہب کی سچائی کا علم اس مذہب کے ماننے والوں کے عمل اور اعلیٰ اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔اخلاق فاضلہ کیا ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔تجسس سے کام نہ لو ایک دوسرے کے عیب کی تلاش میں نہ لگے رہو بلکہ دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھو۔ احمدیت ایک روحانی انقلاب کا نام ہے۔آپ کا کام ہے کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کریں اور اپنے گھروں میں تعمیر نو کریں اور ان کو جنت کا نمونہ بنائیں جن میں نہ کوئی جھگڑا ہو نہ کوئی فساد ہو۔رنجشیں نہ ہوں۔لڑائیاں نہ ہوں۔طعن وتشنیع نہ ہو۔اتنا سکون ہو کہ گھر جنت بن جائے۔

عورتوں کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نیک، خدا پرست بنا کر ان میں اعلیٰ اخلاق پیدا کریں اور انہیں نمازی بنائیں۔دوسری اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ خلافت احمدیہ سے وفا اور اخلاص کا تعلق قائم کریں۔آپ کے دلوں میں روحانی انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ خلافت کی فرمانبردار اور مطیع نہ بن جائیں۔ ہر برکت اور فیض خلافت کی اطاعت میں ہے۔اس لئے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہیں اور جن پاک اور نیک راہوں کی طرف وہ آپ کو بلاتے ہیں۔ان پر چلنے کی کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق بخشے۔آپ نے ہر کام میں نمونہ بننا ہے۔جیسا کہ میں نے کہا کہ سب دنیا کی خواتین کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ آپ کیسی ہیں؟ آپ کے گھروں کا ماحول کیسا ہے؟ آپ اپنے بچوں کی تربیت کس طرح کرتی ہیں؟ قومی اور جماعتی ذمہ داریوں میں کتنا حصہ لیتی ہیں؟ پس اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کریں اپنی اولادوں کی احسن رنگ میں تربیت کریں اور وہ اعمال بجالائیں جن سے خدا راضی ہو۔''

ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام کی مہمان خصوصی مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تھیں۔جبکہ پروگرام لجنہ اماء اللہ کی مہمان خصوصی محترمہ سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ تھیں۔آپ نے تربیتی خطاب کے بعد ہر مقابلہ میں پہلی تین پوزیشنز حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے۔ان مقابلہ جات میں 160 لجنہ اور 247 ناصرات نے حصہ لیا۔ناصرات و لجنہ کی حاضری بالترتیب 2240 اور 1675 رہی۔ اللہ تعالیٰ ان تربیتی پروگراموں کے مفید نتائج نکالے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ : اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم شیخ بشارت احمد صاحب آف احمد منی چینجر لاہور کی والدہ پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے حالت بہت خراب ہے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم محمد احمد منور صاحب ابن مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ سکنہ فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ مدیحہ طاہر صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد ابراہیم طاہر صاحب سابق ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر بینک اسلام آباد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے مورخہ 30 ستمبر 2003ء بعد نماز مغرب بیت احمد فیکٹری ایریا ربوہ میں بعوض ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر پڑھایا۔محمد احمد منور صاحب حضرت میاں مہر دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور مدیحہ طاہر صاحبہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے خوشیوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔آمین

ولادت

مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کنری سے لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بیٹے مکرم شیخ عبدالعلی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 2۔اکتوبر 2003ء کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نام سلمان احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شامل ہے نومولود مکرم شیخ احمد صاحب مرحوم بشیر آباد سندھ کا نواسہ ہے اور مکرم اظہر احمد صاحب بزمی مربی سلسلہ کا بھانجا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرمہ ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ ماہر امراض جلد اور مکرم محمد منور خان صاحب لاہور کو مورخہ 21۔اکتوبر 2003ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام منصورہ خان تجویز ہوا ہے۔اور وقف نو میں شامل ہے۔نومولودہ مکرم محمد ابراہیم خان صاحب رحمان پورہ لاہور کی پوتی ، پروفیسر ناصر احمد صاحب آف پشاور حال فیکٹری ایریا ربوہ کی نواسی اور حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی رفیق حضرت مسیح موعود حضرت اخوند محمد اکبر خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے اللہ تعالیٰ اسے نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

نصرت جہاں اکیڈمی کا اعزاز

محض خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے امسال نصرت جہاں اکیڈمی سیکنڈری گرلز سیکشن کی طالبات نے علمی وادبی مقابلہ جات میں ڈسٹرکٹ لیول پر مندرجہ ذیل اعزازات حاصل کئے ہیں۔

☆ اردو مباحثہ۔ملیحہ مبارک بنت مبارک احمد صاحب۔اول
☆ نعت خوانی۔سعدیہ منیب بنت مغفور احمد منیب صاحب دوئم
☆ پنجابی ٹاکرا۔ملیحہ مبارک بنت مبارک احمد صاحب۔دوئم

دعا ہے کہ یہ اعزازت ادارہ کیلئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

AHMAD
MONEY CHANGER
AMC
Deals in: All Foreign currencies,Bank Drafts,T.T,FEBC,Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98
B-1 Raheem Complex,Main Gulberg II,Lahore
Tel#5713728.5713421. 5750480 .5752796 Fax#5750480

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	10۔نومبر	زوال آفتاب	11-52
سوموار	10۔نومبر	افطار	5-15
منگل	11۔نومبر	انتہائے سحر	5-09
منگل	11۔نومبر	طلوع آفتاب	6-30

پارلیمنٹ کی ایک سالہ کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں

وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کی ایک سالہ کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں، اپوزیشن کے منفی عمل سے پورا نظام متاثر ہو رہا ہے۔ مذاکرات کے دروازے بند نہیں کئے۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں اپنے چیمبر میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پارلیمانی نظام چلانے والی حکومتی اور اپوزیشن دو فریقین میں سے ایک کی اپروچ بھی منفی ہو تو جمہوری عمل متاثر ہوتا ہے۔

ہمارا ایٹمی ہتھیار میزائل تیار کرنا جائز ہے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان اپنی قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ جنوبی کوریا کے تین روزہ دورے کے اختتام پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ بھارتی خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے پاکستان کی طرف سے ایٹمی ہتھیاروں اور میزائلوں کی تیاری جائز ہے اور اگر کسی دوسرے حصے میں یہ خطرہ پیدا ہوا تو ہم دوبارہ اس کا اسی طرح جواب دینگے۔ صدر نے کہا میں نے عالمی رہنماؤں کو آگاہ کیا ہے کہ خطے میں غیر روایتی ہتھیاروں کے حوالے سے عدم توازن پیدا کیا جا رہا ہے۔

ایٹمی پروگرام اور کشمیر پر کسی سمجھوتہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

وفاقی وزیر اطلاعات نے مسئلہ کشمیر اور ایٹمی پروگرام کو قومی عزت اور غیرت کا مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس پر کسی سمجھوتے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور کوئی بھی حکومت ایسی نہیں جو اس پر کمپرومائز کی متحمل ہو۔ البتہ ہم کشمیر کے مسئلہ کے حل کیلئے مذاکرات کے خواہاں ہیں۔

دفاعی قرضوں میں 556 ملین ڈالر کی ریکارڈ کمی

پاکستان کے دفاعی قرضوں کی مالیت میں صرف ایک سال کے دوران 556 ملین ڈالر کی ریکارڈ کمی ہوگئی ہے۔ جبکہ گزشتہ چار سال کے مقابلے میں ان قرضوں میں 390 ملین ڈالر کی کمی ہوئی ہے۔ 2002ء میں ان قرضوں کی مالیت 819 ملین ڈالر تھی جو 2003ء میں کم ہو کر 263 ملین ڈالر رہ گئی۔

عراق میں حملے اور جھڑپیں

عراقیوں نے ایک اور فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا جس میں سوار 19 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ 5 زخمیوں میں سے 2 کی حالت نازک ہے۔ ہیلی کاپٹر تکریت میں صدام کے محل سے چند کلو میٹر دور گرایا گیا۔ ملبہ دریائے دجلہ کے کنارے جا گرا۔ عراقیوں نے ہیلی کاپٹر کی تباہی پر جشن منایا اور اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔ موصل میں امریکی قافلے پر دو حملے کئے گئے جس کے نتیجہ میں 2 فوجی مارے گئے اور 7 زخمی ہوئے۔ بغداد میں سینکڑوں افراد نے اتحادی ہیڈ کوارٹرز کے باہر مظاہرہ کیا اور امریکہ سے فوج نکالنے کا مطالبہ کیا۔

مشرق وسطیٰ کے ممالک میں جمہوریت کا فقدان

امریکی صدر بش نے مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں جمہوریت کے فقدان پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آنے والی کئی دہائیوں تک یہ خطہ امریکہ کی توجہ کا مرکز رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں جمہوریت کے فروغ کا خواہاں ہے۔ تہران کو ایرانی عوام کے جمہوری مطالبوں پر توجہ دینی چاہئے۔ مراکش، بحرین اور یمن نے تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کر لیا ہے۔

عرب ممالک نے بش کا بیان مسترد کر دیا

عرب ممالک میں رائے عامہ کے رہنماؤں نے امریکی صدر بش کی طرف سے عرب ممالک میں جمہوریت اور اصلاحات لانے کی تحریک کو مسترد کر دیا اور افسوس کا اظہار کیا کہ اسرائیل کا سب سے بڑا سرپرست عربوں کو جمہوریت اور اصلاحات کا سبق نہ پڑھائے۔ بلکہ اسرائیل کو جمہوریت کا سبق پڑھائے اور اسے فلسطینی عوام کے بنیادی انسانی حقوق کی بحالی پر آمادہ کرے۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل امر موسیٰ نے کہا کہ عرب عوام میں امریکہ کے خلاف شدید نفرت کی وجہ اسرائیل کے معاملے میں امریکہ کی جانبداری ہے۔ اردن کی حکومت کے ترجمان نے کہا کہ جمہوریت کی باتیں کرنے والے بش مسلم ممالک پر قبضے کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ ہمیں ان کی جمہوریت نہیں چاہئے۔ شامی حکومت کے ترجمان نے کہا کہ جمہوریت کا نعرہ تمام حکومتوں پر یکساں نافذ کیا جائے۔ اس کی آڑ لے کر طاقت کے زور سے مخالف حکومتوں کے تختے نہ الٹے جائیں۔

اقوام متحدہ میں مصری قرارداد منظور

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے مصر کی طرف سے فلسطینی بچوں کے تحفظ کیلئے پیش کی گئی قرارداد کو منظور کر لیا ہے۔ قرارداد کے حق میں 88 اور مخالفت میں 4 ووٹ ڈالے گئے۔ یورپی یونین سمیت 58 ممالک نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ جبکہ اسی مقصد کیلئے اسرائیل کی طرف سے پیش کردہ قرارداد پر رائے شماری آئندہ ہفتے تک ملتوی کر دی گئی۔ اسرائیل نے کہا کہ قرارداد یکطرفہ ہے۔ پوری دنیا کے بچوں کو تحفظ کا مساوی حق حاصل ہے۔ فلسطین نے کہا ہے کہ ہمارے بچے اسرائیل کے رحم وکرم پر ہیں۔

ایٹم بم استعمال کی دھمکی

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ اس کے پاس ایٹم بم موجود ہے اور استعمال کیلئے بالکل تیار حالت میں ہے اور امریکہ حملے سے باز رہے۔ امریکہ نے نیوکلیئر پلانٹوں پر کام روکا تو ساز و سامان اور ٹیکنیکل ڈیٹا ضبط کر لیں گے۔ امریکہ نے کہا کہ حملے کا کوئی ارادہ نہیں۔

عرفات امن پسند نہیں

اسرائیل کے سابق وزیر اعظم ایہود بارک نے کہا ہے کہ عرفات امن پسند نہیں۔ مشرق وسطیٰ میں تشدد کے ذمہ دار یاسر عرفات اور حماس کے سربراہ شیخ یاسین ہیں۔ امریکہ عراق میں ناکام رہا تو مشرق وسطیٰ پر شدید اثرات پڑیں گے۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کلنٹن دور میں یاسر عرفات کو امن کیلئے تجاویز پیش کی تھیں اگر وہ امن کیلئے سنجیدہ ہوتے تو میری تجاویز قبول کر لیتے۔

امریکی ہتھیاروں کی تیاری کیلئے 60 لاکھ ڈالر منظور

امریکی کانگرس نے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے لئے ریسرچ پروگرام کیلئے 60 لاکھ ڈالر کی منظوری دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ صدر بش نے کانگرس سے زیرزمین بنکروں کو تباہ کرنے کی صلاحیت کے حامل ایٹمی ہتھیار بنانے کے لئے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی رقم کا مطالبہ کیا تھا۔

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر

اوقات مطب
موسم گرما صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 7 بجے
موسم سرما صبح 9 تا 1 بجے شام 3 تا 6 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ

کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس: 04524-213966

WADING
وقار برادرز انجینئرنگ ورکس
سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربارئیڈ پارٹس
اینڈ ٹولز نیز ریوالونگ بیس سیکورٹی سسٹم
دکان نمبر 4 شاہین مارکیٹ مدنی روڈ ... فون 0300-9428050

معیار اور اعتماد کا نام
بیسٹ وے سوئیس اینڈ بیکرز
ریلوے روڈ ربوہ۔ فون شوروم: 214246

Mobilink
An ORASCOM TELECOM Company
Franchise Sales & Customer services
سیٹ بمعہ کنکشن اب صرف -/2599 روپے میں
109۔ جی ٹی روڈ نزد باجوہ ہسپتال شاہدرہ لاہور
فون: 7910160-0300-871145
موبائل: 0300-7914160-9485321

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ۔ لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0320-4810882

روحانی اور جسمانی فٹنس کا راز روزہ اور FB فائٹولیکا بیری دونوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں
اور عید پر رہیں ہلکے پھلکے اور سمارٹ
(جرمن اور پاکستانی ہومیو ادویات کے سٹاکسٹ)
F.B ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ: PH:04524-212750

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29